الفضل
روزنامہ قادیان
یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر
رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

جلد ۳۱ | ۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۱۸ ماہ صفر ۱۳۶۲ ہجری | ۲۳ ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔ کراچی سے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۸ تاریخ کے خط میں مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور کے اہل بیت بھی خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ حضور دو تین روز قیام کے بعد ناصر آباد تشریف لے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا لاہور سے واپس تشریف لے آئی ہیں حضرت ممدوحہ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

پرسوں لجنہ اماء اللہ محلہ دار الرحمت کے جلسہ میں مولوی خورشید احمد صاحب نے "قرآن کریم کی روشنی میں احمدی مستورات کے فرائض" پر تقریر کی۔

مسٹر ... ر کا اخباروں کو ضروری مشورہ

۱۸ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ

فحش۔ مخرب الاخلاق اور قابل اعتراض اشتہارات کی اشاعت ہندوستانی اخبارات کی پیشانی پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ اور ہر بہی خواہ ملک و ملت کی دلی آرزو ہے۔ کہ ہمارا پریس جس قدر جلد ممکن ہو۔ اس بے ہودگی سے پاک ہو جائے لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض سرمایہ دارانہ ذہنیت کے اخباروں کی ہوس اور زر پرستی اس راہ میں روک بن رہی ہے۔ نیو دہلی میں ۱۶۔ فروری ۱۹۴۳ء کو انڈین اینڈ ایسٹرن نیوز پیپر سوسائٹی کے اجلاس میں خطبۂ صدارت کے دوران میں ہندوستان کے مشہور و فاضل اخبار نویس مسٹر آرتھر مور سابق ایڈیٹر سٹیٹسمین نے سوسائٹی کی ... کارگزاری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اخبارات کے سائز اور قیمتوں وغیرہ کی تعیین کے بارہ میں تو سوسائٹی نے کئی باتوں میں اتفاق کیا۔ اور کئی امور ہم نے باہم فیصل کر لئے لیکن افسوس کہ ایک معاملہ میں مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے۔ اور وہ فحش اشتہارات کی اشاعت کا سوال ہے۔ آپ نے کہا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بہت سے اخبارات اس ضمن میں اپنا فرض ادا کرنے میں سخت کوتاہی دکھا رہے ہیں۔ حالانکہ سوسائٹی نے اپنی ابتدائی سفارشات میں اس بات کو بھی شامل کیا تھا۔ کہ عوام الناس کے اخلاق پر مضر اثر ڈالنے والے اور پبلک کے مذاق کو بگاڑنے والے اشتہارات کی اشاعت سے اجتناب لازمی ہے۔

درحقیقت یہ صرف خیال ہی خیال ہے۔ کہ اگر ایسے گندے اشتہارات کی اشاعت نہ کی جائے۔ تو آمد میں کمی ہو جائے گی۔ کیونکہ جب کوئی بھی اخبار قابل اعتراض رنگ میں کسی چیز کو مشتہر کرنے پر تیار نہ ہوگا۔ تو سوداگر جو اپنی اشیاء کو انٹروڈیوس کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہارات دینے پر مجبور ہیں۔ خود بخود اس بات پر بھی اپنے آپ کو مجبور پائیں گے۔ کہ زیادہ شائستہ مہذب اور محتاط الفاظ میں اشتہار دیں۔ اشتہار تو وہ اس صورت میں بھی ضرور دیں گے۔ لیکن لب و لہجہ اور الفاظ میں خوشگوار تبدیلی کے ساتھ اور اس طرح ان کے اشتہارات چھاپنے والوں کو مالی لحاظ سے کوئی خسارہ نہیں رہے گا لیکن اگر کوئی خسارہ ہو بھی۔ تو نوجوانوں کے اخلاق اور ان کی صحت پر ایسے اشتہارات کا جو ناگوار اثر پڑ رہا ہے۔ اس کے سامنے اس خسارہ اور نقصان کی کوئی قیمت نہیں۔

بعض بد دیانت دوا فروش اپنے اشتہارات میں مختلف امراض کی علامات کو اس قدر وسعت اور ہمہ گیری کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ بعض ناتجربہ کار اور بھولے بھالے نوجوان تندرست ہونے کے باوجود بیماری کے وہم میں مبتلا ہو کر اور مضر اشیاء کا استعمال کر کے اپنی صحت کی بربادی کے سامان مہیا کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اتنا بڑا قومی اور ملکی نقصان ہے۔ کہ روپوں اور پیسوں میں اس کا اندازہ کرنا ممکن نہیں عجیب بات یہ ہے۔ کہ ہندو اخبارات اپنی قوم پرستی اور وطن دوستی کے بلند دعاوی کے باوجود اس نقصان سے بالخصوص بے پروا ہیں۔ جو ملک اور اہل ملک کو ان کے اس رویہ کی وجہ سے پہنچ رہا ہے۔ مسٹر آرتھر مور نے نیوز پیپر سوسائٹی کی صدارت سے الگ ہوتے وقت اس نہایت ضروری بات کی طرف اخبارات کو متوجہ کر کے بہت اچھا کیا۔ اور اب اس سوسائٹی کا بلکہ اخبارات سے تعلق رکھنے والی جتنی بھی سوسائٹیاں ہیں۔ ان سب کا فرض ہے کہ اس تحریک کو باقاعدگی سے چلوائیں اور اس وقت تک بس نہ کریں جب تک کہ ہندوستانی پریس سے یہ لعنت دور نہ ہو لے اسے معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کر چھوڑنا مناسب نہیں۔

الفضل خدا تعالےٰ کے فضل سے فخر کے ساتھ یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ اس نے نہ صرف خود ہمیشہ قابل اعتراض اشتہارات کی اشاعت سے اجتناب کیا ہے بلکہ بارہا اپنے معاصرین کو متوجہ کیا ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں احتیاط سے کام لیں۔ اور ابھی چند ہی روز ہوئے اس بارہ میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی اس کے خلاف جو جدوجہد شروع کی جائے۔ "الفضل" اس میں پوری طرح تعاون کرنے کو تیار ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج اور اس کا "مطلب"

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے "قادیان میں کارگاہ دروغ بافی" کے عنوان سے ۲۹ جنوری کے "اہلحدیث" میں بڑے طمطراق سے چیلنج دیا تھا۔ کہ مولوی شیر علی صاحب نے آتھم والی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی کے وقت آتھم کو یہی کہا تھا۔ کہ تم نے اپنی کتاب اندرونہ بائیبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا۔ (الفضل ۸ جنوری) اس فقرہ کی بابت ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ قادیانی کارگاہ میں بنایا گیا ہے۔ عیسائیوں کے مباحثہ کی روئداد مطبوع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ اس مباحثہ کے پرچے بھی روزانہ شائع ہوتے تھے۔ اس روئداد میں اس فقرہ کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ مولوی شیر علی صاحب یا ان کے دوست احباب اس فقرہ کا حوالہ دکھائیں۔ تو مبلغ پچاس روپے ہم سے انعام پائیں"۔

اس کے جواب میں ہم نے "الفضل" ۲ فروری میں اعلان کیا۔ کہ "ہم مولوی صاحب موصوف کے اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ اور ان کا مطلوبہ حوالہ دکھانے کو تیار ہیں۔ وہ موعودہ انعام کسی مسلمہ فریقین ثالث کے پاس جمع کرا کے اطلاع دیں۔ جسے حوالہ دکھا کر ہم یہ انعام حاصل کر سکیں۔

امید ہے اب مولوی صاحب موصوف پیچھے قدم نہیں اٹھائیں گے۔ اور حوالہ دکھائے جانے پر مبلغ پچاس روپیہ کے حسب انعام کا اعلان کر چکے ہیں۔ اس پر قائم رہیں گے۔ ورنہ دنیا پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ قادیان میں کارگاہ دروغ بافی تو نہیں۔ البتہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے دماغ میں ایسی کارگاہ ضرور موجود ہے"۔

اس چیلنج کی منظوری کے اعلان پر دو ہفتہ سے بھی زیادہ غور و خوض کرنے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ مولوی صاحب موصوف کی دیانتداری کا بزبان حال نوحہ کر رہا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"ہم نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ مولوی شیر علی مرزا صاحب کی پیشگوئی میں یہ الفاظ دکھا دیں۔ تو ہم سے انعام لیں۔ مطلب ہمارا یہ تھا کہ بناء پیشگوئی کی حیثیت سے یہ الفاظ دکھائیں تو انعام لیں۔ اب بھی ہم یہی کہتے ہیں۔ مولوی شیر علی صاحب ہوں۔ یا کوئی اور ہو۔ کتاب جنگ مقدس میں سے آتھم کی موت والی پیشگوئی کی بناء کی حیثیت سے ان الفاظ (دجال کہنے) کو دکھا دے۔ تو انعام حاصل کرے"۔۔۔

پھر ایڈیٹر الفضل کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ:۔

"پس ایڈیٹر الفضل ہمارے جواب میں صاف اقرار کرے۔ کہ وہ آتھم کے دجال کہنے کو بناء پیشگوئی کی حیثیت سے بتانے کو تیار ہے۔ تو اس اقرار کے بعد انعام کی رقم کسی معتبر آدمی کے پاس رکھ کر مجلس میں حوالہ دیکھنے کو حاضر ہو جائیں گے چاہے وہ مجلس کسی مرزائی کے مکان پر ہو اس کے بعد ہم پر پہنچ جانا مختصر یہ ہے۔ کہ مدیر الفضل ایچ پیچ اور ابہام اور اغلاق سے کام نہ لے۔ بلکہ کھلے لفظوں میں اعلان کرے کہ ہم آتھم کے قول بحیثیت بناء پیشگوئی دکھانے کو تیار ہیں۔ اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ ہم انعام دینے کو حاضر ہیں" (اہلحدیث ۱۹ فروری صفحہ ۶)

ہم نے احباب کی آگاہی کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کا اصل چیلنج دوبارہ نقل کر دیا ہے اور ساتھ ہی مولوی صاحب کا جواب الجواب بھی درج کر دیا ہے۔ تا کہ سنجیدہ اصحاب اندازہ لگا سکیں۔ کہ مولوی صاحب کو چیلنج دے کر کس طرح مکرتا آتا ہے اور کہ چیلنج دے کر اس میں ایچ پیچ اور ابہام اور اغلاق سے کام "کون" لے رہا ہے۔ اور چیلنج دیکر مطلب بتانے پر کون مجبور ہو رہا ہے

یہ امر واضح ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے چیلنج میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ "مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی کے وقت آتھم کو یہی کہا تھا۔ کہ تم نے اپنی کتاب اندرونہ بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا" اس کا حوالہ دکھایا جائے اور آپ نے یہاں تک لکھا تھا۔ کہ "مباحثہ کی روئداد مطبوعہ ہے۔ اس روئداد میں اس فقرہ کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔" (اہلحدیث ۲۹ جنوری) اور یہی وہ چیز ہے جسے پیش کر کے مولوی صاحب نے "قادیان میں کارگاہ دروغ بافی" ثابت کرنا چاہی تھی۔ اب اس کے مطلب بیان کرنے سے کام نہیں چل سکے گا۔ ان کا چیلنج چھپا ہوا موجود ہے اور اب وہ مٹا نہیں سکتے اور ہمارا جواب بھی شائع شدہ ہے۔ معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے زیادہ سے زیادہ پچاس روپے نہ دیں گے۔ لیکن دنیا کے سامنے روسیاہی سے نہیں بچ سکتے۔ اب ان کیلئے دو ہی صورتیں ہیں یا تو اقرار کریں کہ انہوں نے جو چیلنج دیا وہ محض ... یا ... راہ پر لگانے کی نیت سے تھا۔ اور اس امر کے اقرار کے ساتھ وہ اپنے چیلنج کو واپس لے لیں۔ اور اگر وہ

خلافت اور شیعہ امامت

(۳)

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے جلسہ سالانہ پر جو تقریر فرمائی تھی اس کی آخری قسط درج ذیل ہے۔

شیعہ صاحبان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو غاصب خلافت قرار دینے کا اس لئے بھی کوئی حق نہیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف میں فرمایا ہے۔ لعمری ان مکانهما من الاسلام لعظیم وان المصاب بهما لجرح فی الاسلام شدید فرحمهما الله وجزاهما احسن ما عملا (شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید جلد دوم صفحہ ۲۱۹) مجھے اپنی عمر کی قسم ہے (میرا زمانہ حیات اس پر گواہ ہے) کہ ان دونوں (ابوبکر و عمر رضی) کا مرتبہ اسلام میں بہت بڑا ہے۔ ان کی وفات سے اسلام کو سخت زخم لگا ہے۔ خدا تعالےٰ ان دونوں پر رحم کرے اور جو کچھ ان دونوں نے کیا ہے۔ اس کا بہترین بدلہ دے

اس قول میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی عمر کی قسم کھائی ہے۔ یعنی اپنے زمانہ حیات کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام میں بلند مرتبت انسان ہونے پر بطور گواہ پیش کیا ہے۔ اور آپ کا ایسا کرنا بتاتا ہے۔ کہ آپ ان دونوں کی خلافت کو برحق یقین کرتے تھے۔ ورنہ اگر آپ انہیں غاصب خلافت سمجھتے تو اپنی عمر کی قسم کھا کر کبھی ان کی اس طرح تعریف نہ فرماتے آپ تو گویا اپنی عمر کو گواہ پیش کر کے بتا رہے ہیں۔ دیکھو جب میں نے ان کی بیعت کی۔ ان کے پیچھے نمازیں ادا کرتا رہا انہیں اہم امور میں مشورے دیتا رہا۔ اور ان کے خلاف بغاوت نہیں کی۔ تو کیا اب بھی تم نہیں سمجھتے کہ وہ دونوں میرے نزدیک اسلام میں بہت بلند مرتبہ رکھتے تھے۔

علاوہ ازیں شیعوں کے دیگر ائمہ کرام بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو برحق مانتے تھے۔ چنانچہ علی اردبیلی اثنا عشری اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ میں ایک روایت یوں درج کرتے ہیں۔

انه سئل الامام ابوجعفر عن حلیة السیف هل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق سیفه بالفضة فقال الراوی اتقول هکذا فوثب الامام عن مکانه فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له الصدیق فلا صدق الله قوله فی الدنیا والآخرة۔ کہ امام ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے تلوار کے مزین کرنے کے متعلق سوال کیا گیا۔ کہ کیا یہ جائز ہے۔ تو آپ نے فرمایا ہاں جائز ہے۔ کیونکہ ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار چاندی سے مزین کی ہے۔ پس راوی نے جو شیعہ تھا سٹ پٹا کر کہا کیا آپ ایسا کہتے ہیں۔ ابوبکر صدیق تھے (یہ) اس پر امام صاحب (جوش سے) اپنی جگہ سے اچھل پڑے اور زور دیکر فرمایا ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں۔ پس جو شخص انہیں صدیق نہ کہے خدا سچا نہ کرے۔ اللہ اس کا قول دنیا اور آخرت میں یعنی دونوں جہان میں اسے جھوٹا قرار دے۔

اس سے ظاہر ہے کہ امام جعفر صادق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق مانتے تھے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ من یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین یعنی جو لوگ اطاعت کریں گے اللہ اور رسول کی پس وہ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام کیا نبیوں میں سے صدیقوں میں سے شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔

اس آیت میں النبیین کے بعد بلا فصل الصدیقین کو رکھ کر اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل پر ایک شہادت قائم کر دی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ بزبان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید کا مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔ اور شہید کا مرتبہ قرآن مجید میں صدیق کے بعد رکھا گیا ہے۔

چنانچہ احتجاج طبرسی میں علامہ طبرسی جو شیعوں کے معتمد علیہ عالم ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کرتے ہیں۔ کنا معه علی جبل حراء اذ تحرک الجبل فقال له قر فانه لیس علیک الا نبی و صدیق و شهید کہ ہم (علی و ابوبکر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے کہ ناگاہ پہاڑ کو جنبش ہوئی۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ سے فرمایا سکون اختیار کر۔ کیونکہ نہیں ہے تجھ پر کوئی مگر ایک نبی اور ایک صدیق اور ایک شہید۔

پس اس جگہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق قرار دیا ہے۔ چونکہ قرآن مجید میں اور

اس حدیث میں بھی صدیق کا مرتبہ نبی کے بعد بلا فصل بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا صدیق ثابت ہونا ان کی خلافت بلا فصل پر ایک آسمانی شہادت ہے۔ اسی طرح امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق فرماتے ہیں۔ هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیه فعلیهما رحمة الله یوم القیامة (رسالہ تقیہ فی نبوت تقیہ) کہ وہ دونوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) عادل اور منصف امام ہیں۔ وہ دونوں حق پر تھے۔ اور حق پر فوت ہوئے۔ پس ان دونوں پر قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کی رحمت ہو۔ اس قول میں حضرت امام صادق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عادل اور منصف امام قرار دے کر اور ان کی زندگی اور موت کو حق پر قرار دے کر انہیں دعائے خیر سے یاد کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ امام صاحب موصوف رضی اللہ عنہ ان ہر دو بزرگوں کی خلافت کو برحق تسلیم فرماتے ہیں

بالآخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شان اور مرتبہ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں اتنا عظیم الشان ہے۔ کہ ان کی وفات پر اللہ تعالےٰ نے انہیں روضۂ نبوی میں اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آخری نیند سلا کر بھی ان کی خلافت کے برحق ہونے پر اپنی فعلی شہادت سے مہر تصدیق ثبت فرما دی ہے۔ اور اس طرح ظاہر کر دیا ہے کہ جس طرح یہ ہر دو بزرگ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق تھے۔ ویسے ہی جنت میں بھی آپ کے رفیق ہیں۔ کیونکہ روضہ نبوی کی شان یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما بین قبری ومنبری روضة من ریاض الجنة کہ میری قبر اور ممبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اگر شیعہ صاحبان کے نزدیک کربلائے معلیٰ میں کسی شیعہ کا دفن ہو جانا اس کے لئے باعث سعادت سمجھا جاتا ہے۔ تو اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا روضہ نبوی میں دفن ہونا جو یقیناً روضۂ جنت ہے کیونکر اس سے بڑھ کر سعادت کا موجب نہیں۔

نوٹ:۔ یہ مضمون اور اس کا باقی حصہ جو شیعہ کتب کے اہم حوالہ جات پر مشتمل ہے انشاء اللہ کتابی صورت میں الگ شائع ہوگا۔

اپنا رنگ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(یہ دو نظمیں یعنی "اپنا رنگ" اور "ان کا رنگ" ایک ہی وزن اور قافیہ ردیف کی ہیں۔ جن میں سے پہلی تو آج حاضر خدمت ہے۔ اور دوسری انشاء اللہ اگلے اخبار میں آجائے گی)

پہلے مرے کلام میں تھا عاشقانہ رنگ
پر اب بدل کے ہو گیا کچھ ناصحانہ رنگ

یعنی بنا شراب سے بکسچر کونین کا
ساقی پہ یا چڑھا ہے نیا واعظانہ رنگ

پیری کے اور شباب کے گل تو کھلا چکے
جنت میں اے خدا۔ مجھے دے والہانہ رنگ

صوفی وہ ہے کہ علم بھی ہو اور خرد بھی ساتھ
کچھ زاہدانہ رنگ ہو۔ کچھ عاقلانہ رنگ

عادت تھی اک گناہ کی۔ دل ہو گیا سیاہ
صابون توبہ خوب ملا۔ پر گیا نہ رنگ

اے نور مغفرت ترے قربان جائیے
تو نے کیا وہ صاف۔ جو ہم سے چھٹا نہ رنگ

خفا کا کچھ سنا تھا۔ مگر وہ بھی رنگ ہو
نصرت جہاں کا دیکھے اگر خواہرانہ رنگ

"جو معجزات سنتے ہو قصوں کے رنگ ہیں"
زندہ یقیں کا ان سے ہو پیدا ذرا نہ رنگ

دنیا کے ناچ رنگ تو سب ننگ ہیں نہ ہیں بھنگ
خوش رنگ سب ہیں رنگ ہے بس مومنانہ رنگ

یکرنگ باصفا ہو مری جاں۔ کہ خوبتر
قوس و قزح کے رنگ سے ہے صوفیانہ رنگ

بے رنگ و شکل و جسم و مکاں تیری ذات تھی
پر جلوۂ صفات نے کیا کیا کھلانہ رنگ

جبروت سے تمہاری نکلتا ہے دم یونہیں
پھر کیوں مجھے دکھاتے ہو یہ قاہرانہ رنگ

رنگ خودی جو چھوڑا۔ تو ہم رنگ حق بنے
تیرا چڑھا ہے رنگ۔ جب اپنا رہا نہ رنگ

بہتر ہے ہر ادا سے تری رحم کی ادا
ہر رنگ سے ہے خوب مرا عاجزانہ رنگ

یہ جبر و اختیار کے جھگڑے فضول ہیں
عالم پہ چھا رہا ہے ترا مالکانہ رنگ

رنگت کو اپنی تجھ سے ملا یا کرے مدام
افسوس۔ تیرے رنگ سے پر مل سکا نہ رنگ

یارب۔ دکھا دے فضل سے رنگینئ جمال
کچھ دلبرانہ حسن۔ تو کچھ محسنانہ رنگ

جب دل عطا کیا ہے تو کر رنگ بھی نصیب
رچ جائے جان و دل میں مرے عارفانہ رنگ

آمین

جماعت احمدیہ کی تئیسویں مجلس شوریٰ کا انعقاد

حسب منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تئیسویں مجلس مشاورت مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ شہادت ۱۳۲۲ہش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ اپریل ۱۹۴۳ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام قادیان منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ

(پرائیویٹ سیکرٹری)

شعبہ مقامی تبلیغ کی رپورٹ بابت ماہ جنوری ۴۳ء

۱۵ جنوری ۱۹۴۳ء میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک سو ستر کس نے بیعت کی الحمد ذلک۔ موضع کلو سوہل اور ستکوہا میں دو جلسے کرائے گئے۔ موضع ستکوہا میں پانچ کس نے بیعت کی۔ صدر انجمن احمدیہ کے مرکزی کارکنان نے ۱۴ جنوری ۴۳ء کو یوم التبلیغ منایا۔ اور ۵۰ دیہات میں فریضہ تبلیغ سرانجام دیا۔ موضع سیڑھے اور جھنگلاں میں نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ جھنگلاں کے سارے کے سارے گاؤں نے بیعت کرلی گویا اللہ تعالےٰ نے یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دکھا دیا۔ چندہ دہندگان و معاونین

رپورٹ مساعی خدام الاحمدیہ بابت ماہ وفا (جولائی) ۱۳۲۱ ہش

مجالس بیرون۔ کیرنگ:۔ وضو کے لئے پانی کا حوض بھرا جاتا رہا۔ کئی ایک غرباء کی چاولوں سے مدد کی گئی۔ اور حمہ:۔ چار مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ انبالہ شہر:۔ ایک غیر احمدی مسافر کو دو یوم کھانا کھلایا گیا۔ ایک صاحب کو لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ الحمدللہ یہ دوست احمدی ہو گئے۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ سات مسافروں کو کھانا اور سات کو دوائی دی گئی۔ ایک محتاج کی مدد کی گئی۔ دو مریضوں کی بیمار پرسی کی گئی۔ لائل پور:۔ ایک احمدی کو کرایہ دے کر گجرات اور ایک کو ملتان روانہ کیا گیا۔ ایک احراری کو دو دستے کاغذ کے دئے گئے۔ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ لاہور:۔ دو خدام غیر احمدی دوستوں کو پندرہ دن تک ہانکتے رہے۔ دو بیماروں کے لئے دوائی کا انتظام کیا گیا۔ پانچ غیر احمدیوں کو سودا لا کر دیا گیا۔ تین غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور رستوں سے موذی اشیاء دور کی گئیں۔ چک ۱۱ سرگودھا:۔ دو مسافروں کے بیلوں کو چارہ اور ان کو کھانا کھلایا گیا۔ اور معذوروں کو سودا لا کر دیا گیا۔ چک ۱۲۱ لائل پور:۔ بیماروں کے لئے دواؤں کا انتظام کیا گیا۔ پڑوسیوں کو سودا لا کر دیا گیا۔ کنڈا گھاٹ:۔ پانچ زخمیوں کی پٹی کی گئی اور ایک مریض کو چھ روز دوائی لا کر دی جاتی رہی۔ سونگھڑہ:۔ ۲۶ غرباء کو کھانے اور نقدی سے مدد دی گئی۔ ۵۱ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ۱۵ بیماروں کا مفت علاج کیا گیا۔ جلسہ میں پنکھا کشی کی گئی۔ رستہ سے موذی اشیاء دور کی گئیں۔ داتا زید کا:۔ پانچ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک غریب کی نقدی سے مدد کی گئی۔ تین مریضوں کی عیادت کی گئی۔ حیدرآباد دکن:۔ تین مسافروں کی نقدی سے مدد کی گئی۔ بیماروں کی عیادت کی گئی۔ انہیں ادویات مہیا کر کے دی گئیں۔ ایک بیوہ کو لکڑیاں لا کر دی گئیں۔ راستہ سے موذی اشیاء دور کی گئیں۔ دہلی:۔ اے۔ آر۔ پی کے لئے سکیم تیار کی گئی۔ پندرہ ممبران نے فارم پُر کئے۔ کانپور:۔ دس مسافروں کو رستہ بتایا گیا۔ ایک بیہوش بچہ کے سر پر برف رکھ کر اسے ہوش میں لایا گیا۔ نصرت آباد:۔ دو گاڑیوں پر مسافروں کو پانی پلایا گیا۔ جھاڑیاں جلا کر رستہ صاف کیا گیا۔ گوجرانوالہ:۔ وضو کے لئے پانی ٹوٹیوں میں ڈالا گیا۔ ۳۰ آدمیوں کو سودا لا کر دیا گیا۔ ۴۴ رستوں کو صاف کیا گیا۔ شملہ:۔ چار بیماریوں کی دوائی کا انتظام کیا گیا۔ پانچ آدمیوں کو تبلیغ کی گئی۔ مونگ:۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ جمعہ کے وقت پنکھا کشی کی گئی۔ غسلخانہ میں پانی ڈالا گیا۔ جلسہ کے لئے چندہ فراہم کیا گیا۔ بریلی:۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ دو بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ سعید اللہ:۔ دو غریبوں کی نقدی سے مدد کی گئی۔ دو بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ بھیرہ:۔ ایک عورت کو اس کے گھر پہنچایا گیا۔ اور مسافروں کو روٹی کھلائی گئی۔ اوڑہ:۔ پندرہ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ سیلاب میں تین بچوں کو بچایا گیا۔ سات مریضوں کو دوائی دی گئی۔ اور بارہ کی عیادت کی گئی۔

شعبہ اطفال

دارالرحمت:۔ بچوں کی کلاسوں میں حاضری کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ نماز اور دعاؤں کے اسباق دئے جاتے رہے۔ جھوٹ سے بچنے کی خاص تلقین کی جاتی رہی۔ دارالشیوخ:۔ بچے باقاعدہ نماز باجماعت ادا کرتے رہے۔ دعائیں یاد کرائی جاتی رہیں۔ دارالعلوم:۔ بچوں کو دعائیں یاد کرائی جاتی رہیں۔ حدیث النبیؐ کے امتحان میں شمولیت کے لئے تحریک کی جاتی رہی اور نمازوں کی حاضری کا خاص خیال رکھا گیا۔ دارالفتوح:۔ بچوں کی تمام امور میں سخت نگرانی کی جاتی رہی۔ بورڈنگ تحریک جدید:۔ نمازوں میں بچوں کو باقاعدہ شریک کیا جاتا رہا۔ حدیث النبیؐ کے امتحان کیلئے تیار کیا گیا۔ بچوں کو وقار تربیتی نصائح کی جاتی رہیں۔ دارالفضل:۔ ایک تربیتی جلسہ کیا گیا۔ نمازوں کی نگرانی کی جاتی رہی اور حدیث النبیؐ کے امتحان میں شمولیت کی تحریک کی جاتی رہی۔ دارالبرکات شرقی:۔ دعائیں سکھائی جاتی رہیں۔ حدیث النبیؐ کا درس دیا جاتا رہا۔ نمازوں میں حاضری کا خیال رکھا گیا۔ دارالبرکات:۔ نمازوں میں نگرانی کی جاتی رہی۔ جلسہ منعقد کر کے اخلاق کے متعلق تقاریر کرائی گئیں۔ مسجد مبارک:۔ بچوں کو حسب دستور تقسیم کیا گیا۔ نمازوں میں حاضری کا اہتمام کیا گیا اور امتحان حدیث النبیؐ میں شمولیت کیلئے تحریک کی گئی۔ مسجد فضل:۔ بچوں کا ایک جلسہ کیا گیا۔ نمازوں میں حاضری کی نگرانی کی جاتی رہی۔ مسجد اقصیٰ:۔ نمازوں کی نگرانی کی جاتی رہی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ:۔ بچے باقاعدہ نمازوں میں شریک ہوتے رہے اور حدیث النبیؐ کے امتحان کیلئے تیاری کرتے رہے (معتمد خدام الاحمدیہ)

ویٹرنری ڈاکٹروں کی ضرورت

ایک اسلامی ریاست میں چند ویٹرنری ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ ۵۰ اور سفر خرچ ۱۰ روپیہ ماہوار ہوگا۔ درخواست کنندہ کسی ویٹرنری کالج کا سند یافتہ ہو۔ پنشنرز احباب جن کی صحت اچھی ہو۔ وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں۔

درخواستیں سر نامہ چھوڑ کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

(ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

پولیس میں بھرتی

بلوچستان میں اڈیشنل پولیس میں کنسٹیبلوں کی بھرتی ہو رہی ہے۔ کوائف حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عمر ۱۸ سے ۲۵ سال تک (۲) قد کم از کم ۵ فٹ ۶ انچ (۳) صحت جسمانی اچھی ہونی چاہیئے (۴) تعلیم کی کوئی شرط نہیں خواندہ ہو یا ناخواندہ البتہ خواندہ کیلئے آئندہ ترقی کی بہت گنجائش ہے۔ (۵) تنخواہ -/۲۲ روپیہ ماہوار۔ مہنگائی الاؤنس -/۵ روپیہ ماہوار

خواہشمند احباب نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

خدام الاحمدیہ سے ایک سوال؟

کون کون سے غیر موصی احباب آپ کے زیر اثر ہیں؟ کیا آپ نے ان سے وصیت کرانے کا تہیہ کر لیا ہے؟

(مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

بمبئی ۲۱ فروری۔ آج حکومت بمبئی نے گاندھی جی کی حالت کے بارہ میں ڈاکٹروں کی جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ کل کا دن گاندھی جی نے بہت بری طرح گذارا۔ وہ رات کو صرف ساڑھے چار گھنٹے سوئے۔ دن کو بالکل بے حس و حرکت پڑے رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی نیند کی سی حالت ان پر طاری ہو جاتی ہے۔ ان کے دل کی حرکت سخت کمزور ہو گئی ہے۔ اور نبض میں بھی ضعف برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ وہ اس قدر کمزور ہو چکے ہیں کہ گلے سے پانی اتارنا بھی ان کے لئے مشکل ہو گیا ہے۔ نہایت درجہ کی کمزوری کی وجہ سے اب ان کا وزن کرنا بھی مشکل ہے۔ ۱۹ فروری تک ان کا وزن چودہ پونڈ کم ہو چکا تھا۔ ان کے گردہ اور مثانہ کی تکلیف بھی بڑھ گئی ہے۔ اگر یہی کیفیت جاری رہی۔ تو گاندھی جی کا بچنا ناممکن ہو جائے گا۔

پونا ۲۱ فروری۔ مسز کستورا بائی ہر وقت گاندھی جی کے پاس رہتی ہیں۔ گاندھی جی کے بھتیجے اور ان کے کنبہ کے اور بہت سے دوسرے افراد بھی پونا پہنچ گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ ہندوستانی لیڈروں کی سٹینڈنگ کمیٹی کا دہلی میں جو جلسہ ہو رہا ہے۔ اس کا اجلاس آج بھی سر تیج بہادر سپرو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ آخر میں متفقہ طور پر ایک تار کا مسودہ منظور کیا گیا۔ جو مسٹر چرچل، ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند اور مسٹر ولیم فلپس کو بھیجا جا رہا ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے سر تیج بہادر سپرو کو ضرورت پیش آنے پر حضور وائسرائے سے مزید خط و کتابت کرنے اور کمیٹی کا دوبارہ اجلاس بلانے کا اختیار دیا ہے۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ امریکی بمباروں نے کل اٹلی میں نیپلز پر کامیاب حملے کئے۔ اور دشمن کے کئی جہاز بموں کا نشانہ بن گئے۔ ایک فیکٹری پر بھی بم برسائے گئے۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ برطانیہ کی آٹھویں فوج نے مدینین پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ برطانی وزیر بحر نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گذشتہ چار ماہ میں بحیرۂ روم میں دشمن کے ۲۴۸ جہازوں کو ڈبو دیا گیا ہے۔ گویا اسے ۶ لاکھ بیس ہزار ٹن وزن کے جہازوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ نیز اسی عرصہ میں دشمن کی ۲۴ بندرگاہوں پر اڑھائی سو بار حملے کئے جا چکے ہیں۔ اتحادی حکومتوں کے جہازوں پر محوری حملوں میں برابر کمی ہوتی جا رہی ہے۔ اور بندرگاہیں تو ان کے حملوں سے محفوظ ہیں۔

کراچی ۲۱ فروری۔ ایک مشہور کانگرسی لیڈر نے جو جاپانیوں کی قید سے بچ کر آئے ہیں۔ بیان دیتے ہوئے کہا کہ جاپان اگر جیت گیا۔ تو ہندوستان کی حالت سوگنا زیادہ بری ہو جائیگی۔

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل ہندوستانی ہوائی بیڑے کے جہازوں نے برما میں مایو کے جزیرہ نما پر بم برسائے۔ تمام بم ٹھکانوں پر لگے اور دشمن کا کافی نقصان ہوا۔ اکیاب کے شمال میں بھی بہت سے گاؤں پر حملے کئے گئے۔ ریلوے انجنوں۔ چھکڑوں۔ بیل گاڑیوں۔ اور ایک سٹیمر پر بھی بم برسائے گئے۔ دریا میں آنے جانے والی جاپانی کشتیوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اور ان میں سے کئی کو ڈبو دیا گیا۔ حملہ کے بعد سب ہوائی جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ سالومن کے شمال میں جاپانیوں کے ہوائی اڈوں پر ۲۳ ٹن بم برسائے گئے۔ بہت سے جاپانی جہاز جو زمین پر کھڑے تھے برباد ہو گئے۔ جاپانیوں نے مقابلہ میں کوئی کوشش نہ کی۔ نیو برٹن کے کنارہ کے پاس دشمن کے ایک تباہ کن جہاز اور تین رسد لے جانے والے جہازوں پر بھی رات کی تاریکی میں تارپیڈو مارے گئے۔

ماسکو ۲۲ فروری۔ روس کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن روسی فوجوں نے خارکوف پر قبضہ کیا تھا۔ وہ اب کمان کی شکل میں پنکھے کی طرح پھیل گئی ہے۔ خارکوف سے دو سو میل شمال میں اوریل کے محاذ پر جرمن سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید ٹینک اور فوجیں میدان میں جھونک دی ہیں۔ اور چند دنوں سے بعض مقامات پر کبھی روسیوں کا قبضہ ہو جاتا ہے اور کبھی جرمنوں کا۔ روسی دریائے نیپر سے تیس میل دور رہ گئے ہیں۔ جرمن چھاؤنی ٹاگن روگ کو روسیوں نے بازوؤں کی طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ اور اب اس پر قبضہ ہوا ہی چاہتا ہے۔ ایک روسی نیوز ایجنسی نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ مارشل ٹموشنکو روس کے فوجی مشن کے لیڈر کی حیثیت سے امریکہ گئے ہیں۔ ایسا کوئی مشن نہ امریکہ گیا ہے اور نہ جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ آج البرٹ ہال میں روسی فوج کا دن منایا گیا۔ ملک معظم نے سٹالن گراڈ کی روسی فوج کے لئے تلوار پیش کی۔ آپ نے فرمایا کہ اسی فوج کی وجہ سے ہی لڑائی کا رُخ بدل گیا ہے۔ اور بھی بہت سے شہروں میں یہ دن منایا گیا۔ کراچی اور کلکتہ میں بھی جلوس نکلے اور جلسے کئے گئے۔

قاہرہ ۲۲ فروری۔ سنٹرل ٹیونیشیا میں قیسرین کے درہ پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ درہ دو میل چوڑا اور چھ میل لمبا ہے۔ یہاں کی اتحادی فوجوں کو مزید ٹینک اور فوج بھیجدی گئی ہے۔ شنبہ کو دشمن نے اس پر حملہ کیا تھا۔ اور اب یہاں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ قیسرین سے پرے بھی دشمن نے دو چوکیوں پر حملہ کیا۔ مگر اتحادیوں نے منہ توڑ جواب دیا۔ جنوبی ٹیونیشیا میں برطانی آٹھویں فوج مدینین پر قبضہ کر کے اب شمال مغرب کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ابھی اس علاقہ میں کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔

انقرہ ۲۲ فروری۔ موسیو سراج اوغلو وزیر اعظم ترکی نے ایک بیان میں کہا کہ برطانیہ اور ترکی میں اصل دوستی قائم ہو گئی ہے۔ ترکی اور روس میں بھی دوستی مضبوط ہو رہی ہے۔ جب ادانہ کانفرنس شروع ہوئی۔ تو برطانیہ سے سامان جنگ ترکی پہنچنا شروع ہو گیا تھا۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ جو جہاز برطانیہ اور امریکہ سے شمالی افریقہ کے لوگوں کیلئے کھانے پینے کا ضروری سامان لیکر وہاں گئے تھے۔ وہ پچاس ہزار ٹن خام مال لیکر واپس برطانیہ اور امریکہ پہنچ چکے ہیں۔

پونا ۲۱ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ برت کے شروع سے گاندھی جی صبح و شام گیتا کا پاٹھ اور قرآن کریم کی تلاوت سنتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت ان کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر پیارے لال کرتے ہیں۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۵۵:۔ منکہ سلطان احمد ولد الحاج مولوی محمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تہال حال عدن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۴-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرے والد محترم ماشاءاللہ بقید حیات موجود ہیں۔ اگر وہ اپنی حیات میں مکان اور زمین میں سے حصہ دیں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ فی الحال میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۷۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ جو مبلغ سات روپے ہوتے ہیں کی وصیت کرتا ہوں۔ انشاءاللہ ہر ماہ یہ رقم بقید حیات ادا کرتا رہونگا۔ اسکے علاوہ میری زندگی میں کوئی اور جائیداد میرے قبضہ میں آئے یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ایسی جائیداد کی جائیداد میں بقید حیات صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردوں تو وہ رقم میرے حصہ جائیداد سے منہا کردی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ العبد:۔ سلطان احمد احمدی معرفت ڈاکٹر محمد احمد صاحب احمدی عدن۔ گواہ شد:۔ محمد احمد احمدی برادر موصی۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر نیر ذوالدین احمد احمدی عدن

نمبر ۶۳۹۶:۔ منکہ رفیع الزمان خان ولد حکیم الزمان خانصاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۲۴ء ساکن قصبہ مئے پور ڈاکخانہ خاص ضلع فرخ آباد صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۴-۱-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰۹ روپے ماہوار ہے۔ میں اس تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جس قدر کمی وبیشی میری تنخواہ یا آمد میں ہوگی۔ اس کے لحاظ سے میں ۱/۱۰ حصہ وصیت میں دیتا رہونگا۔ اگر میری ذات پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد:۔ رفیع الزمان خان احمدی کلرک کسٹم ہاؤس کراچی۔ گواہ شد:۔ فضل احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلرک ریکو سٹورز کراچی۔ گواہ شد:۔ غلام حسین لوکل آڈٹ آفس ایر فورس ڈرگ روڈ کراچی۔

شباکن

ملیریا کا کامیاب علاج ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہوجاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہوجاتے ہیں۔ گلا خراب ہوجاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ۳/۸ پچاس قرص ۲ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہیں۔ پس آج ہی

"سرمہ ممیرا خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہوچکا ہے۔ خرید لیں۔

قیمت فی تولہ ۴ روپے۔ چھ ماشہ ۲ روپے۔ تین ماشہ ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

حب اطہرا

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں ان کیلئے حب اطہرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے جب اطہرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۳ روپے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

رُوح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر کشتہ یاقوت کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہرمہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بےنظیر ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت ہے۔ عورتوں کے امراض مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔

قیمت فی چھٹانک ساڑھے سات روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خاں شاکر